يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ الاعراف: 26/7

اے بنی آدم! ہم نے تمہارے لئے (ایسا) لباس نازل کیا ہے، جو تمہاری ستر پوشی کرے اور زینت (بھی ہو) اور تقویٰ کا لباس بہتر ہے۔

لباس، ستر، حجاب اور زینت و زیبائش

قرآن و حدیث سے ماخوذ

تالیف و تخریج

ڈاکٹر طارق ہمایوں شیخ

ترتیب و تہذیب

ابو عاصم رحمت بیگ

نظر ثانی

مولانا مبشر احمد مدنی

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

ولایت سنز
walayatsons

لاہور - پاکستان

فہم قرآن انسٹیٹیوٹ (رجسٹرڈ)

E-94، چناب بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ۔ 54570 پاکستان

فون: 042-36311513-4, 37443434, 37441199

خواتین کا مسنون لباس

- ایک مسلمان عورت کا لباس زیادہ ساتر (ستر چھپانے والا)، باحیا اور باوقار ہونا چاہیے۔
- عورت زینت وزیبائش شوہر اور رشتہ دار عورتوں کے سامنے کر سکتی ہے۔
- حریر (ریشم) اور دیباج (باریک ریشم) اور ہر قسم کا کپڑا عورت پہن سکتی ہے۔ بشرطیکہ جسم کا کوئی قابل ستر حصہ نظر نہ آئے۔
- عورت شوہر اور دیگر محرم افراد کے سامنے حجاب کے بغیر آ سکتی ہے۔
- غیر محرم کے سامنے پردہ/حجاب لازمی ہے۔
- نیل پالش لگا سکتی ہے لیکن وضو کے وقت اتارنا ہوگی۔
- عورت خوشبو کا استعمال صرف شوہر کے لئے کر سکتی ہے۔

ممنوعات

- غیر مسلم کی تقلید میں تنگ، چست، باریک اور شفاف لباس پہننا جائز نہیں۔
- عورتوں کو مَردوں جیسا لباس پہننے اور مَردوں سے مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا ہے۔
- خوشبو کا استعمال شوہر کے علاوہ دوسروں کے سامنے جائز نہیں۔
- زینت وزیبائش کی نمائش شوہر اور گھر کی خواتین کے علاوہ کسی اور کے سامنے کرنے سے روکا گیا ہے۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ الاعراف: 26/7

اے بنی آدم! ہم نے تمہارے لئے (ایسا) لباس نازل کیا ہے جو تمہاری ستر پوشی کرے اور زینت (بھی ہو) اور تقویٰ کا لباس بہتر ہے۔

لباس، ستر، حجاب اور زینت و زیبائش

قرآن و حدیث سے ماخوذ

تالیف و تخریج

ڈاکٹر طارق ہمایوں شیخ

ترتیب و تہذیب

ابو عاصم رحمت بیگ

نظر ثانی

مولانا مبشر احمد مدنی

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

walayatuns

لاہور، پاکستان

فہم قرآن انسٹیٹیوٹ (رجسٹرڈ)

E-94، چناب بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ 54570 پاکستان

فون: 042-36311513-4, 37443434, 37441199

نام کتاب	❁	لباس، ستر، حجاب اور زینت وزیبائش
تالیف وتخریج	❁	ڈاکٹر طارق ہمایوں شیخ
ترتیب وتہذیب	❁	ابو عاصم رحمت بیگ
نظر ثانی	❁	مولانا مبشر احمد مدنی
نگران اشاعت	❁	عاصم مرزا
ڈیزائننگ	❁	چودھری زاہد لطیف
سکیننگ	❁	ڈاٹ لنکس، لاہور
ناشر	❁	فہم قرآن انسٹیٹیوٹ (رجسٹرڈ)
پہلا ایڈیشن	❁	جنوری 2010ء
تعداد	❁	2000
سائز	❁	4.75"x7.00"
صفحات	❁	56

طابع ❁ ولایت سنز (پبلشرز)
محمدی ہاؤس، 14-ایبٹ روڈ، لاہور۔ پاکستان
فون: 4-36311513 فیکس: 042-36311512
ای میل: walayatsons@yahoo.com

ISBN 978-969-8738-08-2

آئی ایس بی این ❁ 978-969-8738-08-2

قیمت ❁

رابطہ ولایت سنز (پبلشرز)
محمدی ہاؤس، 14۔ ایبٹ روڈ، لاہور
فون: 4 - 36311513 - (042)

حُسنِ ترتیب

4

5

بسم الله الرحمن الرحيم

حرفِ اوّل

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ، وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّآتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، أَمَّا بَعْدُ

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کو پس پشت ڈال کر جس طرح ہم آج روشن خیالی کو اپنا رہے ہیں اس کی بنیادی وجہ قرآن اور فرمانِ رسول ﷺ سے دُوری ہے۔ دین سے اس دُوری کی وجہ سے ایک عام مسلمان کے لئے حق کی تلاش مشکل ہو گئی ہے۔ بطور مسلمان ہم اپنی اسلامی اقدار اور تہذیب وتمدن کو بھولتے جا رہے ہیں۔ الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا اس معاملے میں سونے پر سہاگے کا کام کر رہا ہے۔ غیر مسلموں کی تقلید میں ہم اتنے عجلت پسند واقع ہوئے ہیں کہ بغیر سوچے سمجھے ان کے نقش قدم پر چلنا شروع کر دیتے ہیں۔

لباس، ستر، حجاب اور زینت وزیبائش کے متعلق احکام قرآن مجید میں موجود ہیں اور اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کے فرمان احادیث کی کتب میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ **فہم قرآن انسٹیٹیوٹ** نے احکام الٰہی اور فرمانِ رسول ﷺ کو اکٹھا کر کے یہ کتابچہ تشکیل دیا ہے تاکہ آپ اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول کریم نبی آخر الزمان محمد ﷺ کے

ارشادات کا مطالعہ کریں اور فیصلہ کریں کہ ہم کہاں تک ان احکام اور ہدایات پر عمل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ ہمیں صراطِ مستقیم پر قائم رکھے، قرآن وحدیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسلام پر ہمارا خاتمہ کرتے ہوئے آخرت میں سرخرو فرمائے۔ آمین

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ذوالقعدۃ ۱۴۳۰ھ / نومبر 2009ء

ڈاکٹر طارق ہمایوں شیخ

فرمانِ الٰہی

اللہ ربّ العزت نے پوری انسانیت کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا:

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْۗءِ وَالْفَحْشَاۗءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (البقرۃ: 168/2، 169)

{یَا حرف ندا ہے اور أَیُّھَا حرف تنبیہ ہے اور اس کا ترجمہ "آگاہ ہو جاؤ/خبردار ہو جاؤ کیونکہ بہت ہی اہم بات کہی جانے لگی ہے" کیا جاتا ہے۔ سُوْءٌ ہر قسم کے گناہ کو کہتے ہیں اور فَحْشَاءُ اس گناہ کو کہتے ہیں جس کا تعلق جنسی تعلقات (sex) سے ہوتا ہے}

[اے لوگو! (آگاہ ہو جاؤ/غور سے سنو، بڑی اہم بات کہی جانے لگی ہے اور یہ تمہارے ربّ کا حکم ہے) تم زمین میں جو حلال اور پاکیزہ چیزیں (اللہ نے عطا کی) ہیں انہیں (بلا تامل) کھاؤ اور (یہ بھی تمہارے ربّ کا حکم ہے کہ) شیطان کے نقش قدم پر مت چلو، (کیونکہ) وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ وہ (شیطان) تمہیں بدی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور یہ (چاہتا ہے) کہ تم اللہ کے نام پر ایسی باتیں گھڑ لو جن کے متعلق تمہارے پاس کوئی علم نہیں]۔

مفهوم

- حلال اور پاکیزہ چیزیں کھانے کا حکم دیا گیا ہے۔
- شیطان نے اللہ سے قیامت تک کے لئے مہلت مانگی کہ اسے انسان کو سیدھی راہ سے بھٹکانے کی اجازت دی جائے۔ اُس دن سے وہ انسان کو برائی اور بے حیائی پر اکسا رہا ہے۔
- اللہ کی طرف ان باتوں کو منسوب کرنے سے روکا گیا ہے جن باتوں کا کوئی ثبوت یا

دلیل نہ ہو۔

❁ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ (البقرۃ: 208/2)

[اے لوگو جو ایمان لا چکے ہو (آگاہ ہو جاؤ اور توجہ سے سنو، بڑی ہی اہم بات کہی جا رہی ہے، اور یہ تمہارے ربّ کا حکم ہے کہ) تم اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ، اور (تمہارا ربّ حکم دیتا ہے کہ) تم شیطان کے نقش قدم پر مت چلو، کیونکہ وہ تو (شروع دن سے ہی) تمہارا کھلا دشمن ہے]۔

مفہوم

- اللہ ربّ العزت کے تمام احکام کو ماننا اور ان پر عمل کرنا فرض ہے۔
- اسلام کے قواعد و ضوابط کو مکمل طور پر اپنانا لازم ہے۔ اللہ کے حکم میں اپنی پسند یا ناپسند کا کوئی دخل نہیں (Absolutely no choice)۔
- شیطان کے بتائے ہوئے راستوں پر نہ چلنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

❁ اللہ تعالیٰ نے اُمت مسلمہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: 1/33)

[(اے مسلمانوں) یقیناً یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی ایک بہترین نمونہ (Role Model) ہے]۔

مفہوم

- رسول اللہ ﷺ کی عملی زندگی، اقوال اور فرمان ایک مسلمان کے لئے مشعل راہ ہیں جن پر عمل کرتے ہوئے ہی وہ سرخرو ہو سکتا ہے۔
- (اسی طرح) اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کی عملی زندگی جو انہوں نے اللہ اور اس کے

رسول ﷺ کے احکام کے مطابق گذاری ہر عورت کیلئے بھی نمونہ ہے۔

❁ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (الاعراف: 33/7)

[(اے میرے پیارے نبی ﷺ) آپ ﷺ لوگوں کو بتا دیں کہ میرے رب نے جو کچھ حرام ٹھہرایا ہے (ان میں) وہ فحش باتیں ہیں، خواہ وہ (باتیں) ظاہر ہوں یا پوشیدہ، اور گناہ کو، اور ناحق (کسی پر) زیادتی کرنے کو، اور یہ کہ اللہ کے ساتھ تم کسی کو (اس کا) شریک نہ ٹھہراؤ جس کے بارے میں اس (اللہ) نے کوئی سند (اور دلیل) نازل نہیں کی۔ اور یہ کہ اللہ کے نام پر ایسی (نامناسب) بات کہو جس کے بارے میں تمہارے پاس کوئی علم (اور ثبوت) نہیں]۔

مفهوم

- فحش کلامی، فحش حرکات (ناجائز جنسی تعلقات، زنا وغیرہ) اور بے حیائی کی باتیں چاہے بند کمرے میں کی جائیں یا کھلے عام کو حرام قرار دیا ہے۔
- ہر قسم کا گناہ چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا حرام ہے۔
- کسی بھائی کی حق تلفی کرنا اور اس کے ساتھ ظلم و زیادتی کرنا حرام ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو اس کا شریک ٹھہرانا سب سے بڑا ظلم ہے۔
- نامناسب باتیں گھڑ کر اللہ کی طرف منسوب کرنا حرام ہے۔

❁ اللہ عزوجل نے تنبیہ فرمائی:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (النور: 19/24)

[بے شک جو لوگ چاہتے (خواہش رکھتے) ہیں کہ مسلمانوں میں فحاشی (بے حیائی، جنسی بے راہ روی) پھیلے، (تو جان لو یقیناً) ان کے لئے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی، اور اللہ (بخوبی) جانتا ہے اور تم (اس بات کا) علم نہیں رکھتے]۔

مفہوم

- وہ لوگ چاہے مسلمان ہوں یا غیر مسلم ایمان والوں میں بے حیائی اور جنسی بے راہ روی پھیلانا حرام ہے۔
- اگر کوئی ایسا کرے گا تو اسے دنیا میں بھی عذاب ہوگا اور آخرت میں بھی دردناک عذاب ملے گا۔
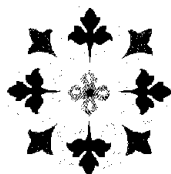
لباس

اسلام بنی نوع انسان کی شرم و حیا اور عفت و عصمت کے تحفظ کا ضامن ہے اور ان کی زینت وزیبائش کا باعث بھی ہے۔ نظام ستر وحجاب اسی شرم و حیا اور ستر و حجاب دونوں کی ہی حفاظت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں اس نظام کو بہت اہمیت دی ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ (الاعراف: 26/7)

[اے بنی آدم! ہم نے تمہارے لئے ایسا لباس نازل کیا ہے جو تمہاری ستر پوشی بھی کرتا ہے، اور زینت کا باعث بھی ہے۔ اور تقویٰ کا لباس (تو اس سے بھی) بہتر ہے]۔

❁ پھر ارشاد فرمایا:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (الاعراف: 31/7)

[اے اولاد آدم! ہر نماز کے وقت (تم سب لباس کے ذریعہ) اپنے آپ کو آراستہ کیا کرو، اور کھاؤ پیو اور بے جا خرچ نہ کرو، بے شک اللہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا]

❁ ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ۭ (النحل: 81/16)

[اور تمہیں وہ پیراہن (کرتے) عطا کئے جو تمہیں گرمی (اور سردی) سے بچاتے ہیں اور وہ پیراہن (زرہیں اور خود) جو تمہاری (آپس کی) جنگ میں حفاظت کرتے ہیں]۔

مفہوم

لباس چونکہ انسان کے جسم کے قریب تر ہوتا ہے اس لئے لباس انسان کا سردی اور گرمی سے دفاع بھی کرتا ہے اور انسان کی عزت اور زینت کی علامت بھی ہوتا ہے۔ لباس انسان کے ظاہری عیوب کو چھپاتا اور اس کے ستر کی حفاظت کرتا ہے۔

- لباس ستر پوشی (جسم ڈھانپنے) کے لئے ہے۔
- لباس انسان کی عزت وزینت کا باعث ہے۔
- لباس جسمانی عیوب اور شرم گاہیں چھپاتا ہے۔
- عبادات کے وقت لباس کے ذریعہ اپنے آپ کو آراستہ کرنا چاہیے۔
- لباس جسم کو موسمی اثرات سے بچاتا ہے۔
- لوہے کا لباس (زریں اور خود) جنگ میں حفاظت کے لئے ہے۔
- لباس پر بے جا اسراف (فضول خرچی) سے منع فرمایا ہے۔
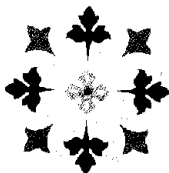
ستر (عَوْرَۃٌ)

سَتْرٌ (ستر) باب "ض اور ن" کا مصدر ہے اور معنیٰ "ڈھانپنا/ چھپانا" ہے۔ سترہ اس چیز کو کہتے ہیں جس سے کوئی چیز چھپائی جائے۔ نماز کے دوران نمازی کے آگے بھی جو رکاوٹ رکھی جاتی ہے "سترہ" کہلاتی ہے کیونکہ وہ رکاوٹ بھی نمازی کو ڈھانپ لیتی ہے۔

عَوْرَۃٌ عربی زبان میں ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس کا کھلا رکھنا/ کھلا رہنا/ ننگا رہنا انسان کیلئے باعث ذلت، بدنامی اور شرم ہوتا ہے۔ عَوْرَۃٌ کی جمع عَوْرَاتٌ ہے اسی لئے انسانی اعضاء جن کو حیا سے پوشیدہ رکھنا/ چھپایا جانا چاہیے کو "عَوْرَاتٌ" کہتے ہیں۔

❁ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ (النور: 31/24)

[یا پھر وہ بچے جو خواتین کی پوشیدہ باتوں سے آگاہ نہیں ہوئے ہوں]۔

اس آیت میں خواتین کے لئے لفظ النِّسَاءِ استعمال ہوا ہے اور پوشیدہ کے لئے عَوْرَۃٌ استعمال ہوا ہے۔ "مقامات ستر" اور "مفردات ستر" سے مراد انسانی جسم کے وہ حصے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی شریعت میں دوسرں سے چھپانا واجب قرار دیا ہے۔

❁ خواتین کا پورے کا پورا جسم ماسوائے چہرہ، ہاتھ اور پاؤں کے (شوہر کے علاوہ) مردوں اور عورتوں کے لئے ستر ہے۔ (سورۃ الاحزاب، سورۃ النور)

❁ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

عَوْرَۃُ الرَّجُلِ مَا بَيْنَ سُرَّتِهِ إِلَى رُكْبَتِهِ (بیھقی، دارقطنی)

[مردوں کا ستر ان کی ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے]۔

❁ سیّدنا جرہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کیا تجھے نہیں معلوم کہ ران قابل ستر ہوتی ہے؟"

(ابو داؤد: 4014 ترمذی: 2797،2796 علقه البخاری قبل حدیث: 371)

حجاب (پردہ)

حجاب یا پردہ دو چیزوں کے درمیان حائل ہونے والی اس رکاوٹ کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے وہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے اوجھل ہو جائیں۔ حجاب خواتین کے لئے ستر ڈھانپنے کے بعد اضافی (Additional) پردہ کے طور پر زینت چھپانے کے لئے ہے۔

جِلْبَابٌ عربی زبان میں بڑی چادر کو کہتے ہیں۔

❁ سورۂ احزاب آیت نمبر 59 میں اللہ ربّ العزت نے حکم ارشاد فرمایا:

[چادر کو اپنے اوپر لپیٹ لیا کرو اور ایک پلو اوپر لٹکا لیا کرو (تاکہ جسم کے تمام خدوخال چادر کے نیچے چھپ جائیں)]۔

اپنے آپ کو چھپانا ہی حجاب (پردہ) ہے۔ چادر کی جگہ برقع چوغا اور عباء بھی لی جاسکتی ہے۔

❁ سورۂ نور آیت نمبر 31 میں اللہ رب العزت نے حکم ارشاد فرمایا:

[خواتین اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال لیں اور زینت کسی غیر محرم کے سامنے ظاہر نہ کریں]۔

زینت و زیبائش حرام نہیں

❁ اللہ ربّ العزت نے ارشاد فرمایا:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (الاعراف: 32/7)

[(اے میرے پیارے نبی ﷺ) آپ ﷺ ان (لوگوں سے پوچھیں) کہ اللہ نے جو زینت (کے ساز و سامان) اور کھانے (پینے) کی ستھری چیزیں پیدا فرمائی ہیں ان کو کس

نے حرام کیا ہے؟ (اے میرے پیارے نبی ﷺ میرا حکم ہے) آپ انہیں بتا دیں کہ یہ نعمتیں دنیا کی زندگی میں ایمان والوں کے لئے ہیں (اور) قیامت کے دن تو خالص (انہیں کے لئے ہوں گی)۔ اسی طرح ہم اپنے احکام سمجھ بوجھ رکھنے والوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں]۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" کھاؤ اور پیو، پہنو اور خیرات کرو لیکن اسراف نہ کرو اور نہ تکبر کرو"۔

(بخاری، قبل حدیث: 5783)
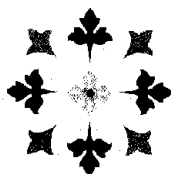
احکام ستر وحجاب

سورۂ احزاب کا نزول 5 ہجری کے اواخر اور سورۂ نور کا نزول 6 ہجری کے اوائل میں ہوا۔ ستر وحجاب زینت وزیبائش کے متعلق ذکر قرآن مجید کی ان دو ہی سورتوں میں آیا ہے۔

سورۂ نور

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۗ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (آیت: 31)

[اور (اے میرے پیارے نبی ﷺ یہ آپ ﷺ کے ربّ کا حکم ہے کہ) مؤمن عورتوں کو بتا دیں کہ (وہ بھی) اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، مگر (سوائے اس کے) جو چیز ان میں سے کھلی ہے، اور اپنے سینوں پر دوپٹے (چادریں) لپیٹے رکھیں، اور اپنی زینت ظاہر نہ ہونے دیں مگر اپنے شوہروں پر، اپنے باپ پر، اپنے شوہروں کے باپ پر، اپنے بیٹوں پر، اپنے شوہر کے بیٹوں پر، اپنے بھائیوں پر، اپنے بھائیوں کے بیٹوں پر، اپنی بہنوں کے بیٹوں پر، اپنی (میل جول کی) عورتوں پر، اپنے لونڈی غلام پر، ان زیر دست مردوں پر جو (عورتوں سے) کچھ غرض نہ رکھتے ہوں، یا وہ بچے جو ابھی عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے آگاہ نہیں

ہوئے ہوں۔ اور (انہیں چاہیے کہ چلتے وقت) اپنے پاؤں (زمین پر ایسے) نہ ماریں کہ جو زینت انہوں نے چھپا رکھی ہو اس کا علم (لوگوں کو) ہو جائے۔ اور اے ایمان والو، (اگر تم سے ان احکامات کی بجا آوری میں کوتاہی ہو گئی ہو تو میرا حکم ہے کہ) تم سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ]۔

مفهوم

- مسلمان عورتوں کو قصداً غیر محرم مردوں کو نہ دیکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور اگر اتفاقاً نگاہ پڑ جائے تو فوراً ہٹا لینی چاہیے۔
- کسی بھی غیر مرد یا عورت (چاہے وہ محرم ہو یا نامحرم) کے ستر پر (کپڑوں کے اوپر سے) بھی نگاہ ڈالنا منع ہے۔
- ناجائز جنسی تعلقات کبیرہ گناہ ہے اس سے بچنے کا حکم دیا ہے۔
- اپنا ستر دوسروں کے سامنے ظاہر نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔
- چست اور باریک لباس جس سے جسم کے خدوخال نظر آتے ہوں پہننے سے منع کیا گیا ہے۔
- زینت اتنی ہی ظاہر کرنے کی اجازت ہے جتنا ظاہر کرنا ناگزیر ہو (چہرہ، ہاتھ اور پاؤں اور اس کے ساتھ استعمال ہونے والی اشیاء مہندی کا جل اور انگوٹھی وغیرہ)۔
- نامحرم کو پھر بھی اجازت نہیں کہ وہ ان اعضاء کی طرف قصداً دیکھیں اسی لئے آیت نمبر 30 میں مردوں کو بھی نظریں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔
- عورتوں کو اوڑھنیاں (چادریں) اپنے سینوں پر ڈال کر رکھنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ ان کے جسم کے خدوخال اور ابھار چھپ جائیں اور ظاہر نہ ہوں۔
- عورت کو اپنے جسم کے ان تین حصوں (چہرہ، ہاتھ اور پاؤں) کے سوا جسم کا کوئی اور حصہ شوہر کے علاوہ کسی اور کے سامنے نہ کھولنے کا حکم ہے۔ چاہے اس کا باپ یا بھائی ہی

کیوں نہ ہو۔

- زینت (چہرہ، ہاتھ اور پاؤں) محرم رشتہ داروں، واقف کار خواتین، لونڈی اور غلام جو محض اپنے کام سے کام رکھیں، وہ ملازمین جو گھر کی خواتین کے بارے میں ناپاک خواہش نہ رکھتے ہوں اور ایسے بچے جو ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں کے سامنے کھلے رہ سکتے ہیں۔
- شوہر، والد، سسر، اپنے بیٹے، سوتیلے بیٹے، پوتے، نواسے، بھائی، بھتیجے اور بھانجے محرم رشتہ دار ہیں۔ ان کے علاوہ باقی تمام رشتہ دار نامحرم ہیں۔
- مؤمن عورتوں کو چلتے وقت احتیاط سے چلنا چاہیے تاکہ ان کی زینت کے زیورات وغیرہ کی جھنکار نہ سنی جا سکے تاکہ غیر محرم کے دلوں میں برے خیالات پیدا نہ ہوں۔
- عورت کسی ضرورت کے تحت اپنے محرم رشتہ داروں کے سامنے جسم کا اتنا حصہ کھول سکتی ہے جتنا گھر کے کام کاج کے وقت کھولنے کی ضرورت ہو (فرش دھوتے وقت پائنچے اونچے کرنا، آٹا گوندتے وقت اور برتن دھوتے وقت کف اوپر کرنا وغیرہ)۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۗ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ (آیت: 59،58)

[اے لوگو جو ایمان لائے ہو! (غور سے سنو/ آگاہ ہو جاؤ بہت ہی اہم بات کہی جانے والی ہے)، تمہارے لونڈی اور غلام اور تم میں سے جو (بچے حد) بلوغت کو نہیں پہنچے ہیں،

(میرا حکم ہے) تین وقتوں میں (تمہارے پاس آنے کی) تم سے اجازت لے لیا کریں، (پہلا) فجر کی نماز سے پہلے، اور (دوسرا) دوپہر کو جب تم (سوتے یا لیٹتے وقت اپنے بعض) کپڑے اتار دیا کرتے ہو، اور (تیسرا) عشاء کی نماز کے بعد۔ یہ (تین) اوقات تمہارے پردے کے (اوقات) ہیں۔ ان (اوقات) کے علاوہ تم پر کوئی الزام (اور پابندی) نہیں ہے اور نہ ہی ان پر (کیونکہ وہ) اکثر تمہارے پاس آتے جاتے رہتے ہیں، کوئی کسی کے پاس کوئی کسی کے پاس۔ اس طرح اللہ (اپنے) احکامات تم سے تفصیل سے بیان کرتا ہے کیونکہ اللہ (سب کچھ) جاننے والا (اور) حکمت والا ہے (کہ ان پابندیوں کے نہ ہونے سے کیا مسائل پیدا ہوسکتے ہیں)۔ اور جب تمہارے بچے (حد بلوغت کو پہنچ جائیں تو (میرا حکم ہے) ان کو بھی (اسی طرح ہر بار) اجازت لینا ہوگی جیسا کہ ان سے اگلے (بڑے) اجازت لیتے رہے ہیں، اس طرح اللہ اپنے احکام تم سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ (سب کچھ) جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔ اور بڑی بوڑھی عورتیں جن کو (کسی کے) نکاح (میں آنے) کی اُمید نہ رہی ہو تو ان پر (البتہ) اس میں گناہ نہیں کہ وہ اپنے (ستر کے علاوہ زائد) کپڑے اتار رکھیں (بشرطیکہ زینت دکھلانے والی نہ ہوں، اور اگر وہ اس کی بھی احتیاط رکھیں تو ان کے حق میں بہتر ہے اور اللہ (سب کچھ) سننے والا جاننے والا ہے]۔

مفهوم

پردہ کے اوقات:

پہلا نماز فجر سے پہلے دوسرا دوپہر کو سوتے یا لیٹتے وقت تیسرا عشاء کی نماز کے بعد

- لونڈی اور غلام اور نابالغ بچوں کو ان تین اوقات میں بغیر اجازت کمروں کے اندر جانے سے روک دیا۔
- ان پردہ کے تین اوقات کے علاوہ ان پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

- بالغ بچے اور دیگر رشتہ داروں کیلئے ان تین اوقات کے علاوہ بھی ہر بار کمرہ کے اندر آنے سے پہلے اجازت لینا واجب ہے۔
- ان احکامات میں جو حکمت پنہاں ہے اس کا اللہ کو بخوبی علم ہے۔
- جن بوڑھی عورتوں کو بناؤ سنگھار کا شوق نہ رہا ہو اور ان کے جنسی جذبات ٹھنڈے پڑ چکے ہوں وہ اگر چاہیں تو حجاب کی پابندی نہ کریں اور ستر ڈھانپنے کے علاوہ کچھ زائد کپڑے اتار سکتی ہیں۔لیکن اگر پھر بھی وہ حجاب کی پابندی کریں تو ان کیلئے بہتر ہے۔

وضاحت: تنخواہ دار ملازمین ان لونڈی اور غلام میں شامل نہیں۔

سورۂ احزاب

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ (آیت: 30)

[اے پیغمبر کی بیویو! تم میں سے جو کوئی (بھی) صریح فحش حرکت کی مرتکب ہو گی اس کو دُگنا عذاب دیا جائے گا اور یہ (عذاب اور سزا دینا) اللہ کے لئے بہت آسان ہے]۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۚ وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ (آیت: 32،33)

[اے پیغمبر کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تقویٰ رکھتی ہو تو (تمہارے ربّ کا حکم ہے کہ نامحرم مردوں سے) بولنے میں نزاکت مت (اختیار) کرو۔ (اگر تم ایسا کرو گی) تو جس کے دل میں (کسی طرح کا) کھوٹ ہے وہ (نہ جانے) تم سے (کس طرح کی) توقعات وابستہ کر لے گا، لہٰذا (تمہارے ربّ کا حکم ہے کہ) تم قاعدے کے

موافق بات کیا کرو۔ اور (اے پیغمبر کی بیویو! یہ تمہارے ربّ کا حکم ہے کہ) اپنے گھروں میں ٹک کر رہو (اور بلا ضرورت گھر سے نہ نکلو)، اور (میرا حکم ہے کہ) زمانہ جاہلیت کی (سی) سج دھج (لوگوں کو) نہ دکھاتی پھرو۔ (میں حکم دیتا ہوں کہ) نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور (میرا حکم ہے کہ) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو]۔

وضاحت: ثلاثی مزید فیہ، باب تَفَعُّلٌ سے ماضی مضارع تَبَرَّجَ یَتَبَرَّجُ سے مصدر تَبَرُّجٌ ہے۔ اس باب میں تکلف اور اہتمام کا معنٰی پیدا ہو جاتا ہے [اہتمام سے کوئی کام کرنا]۔

تبرج میں پانچ چیزیں شامل ہیں

﴿1﴾ جسم کے محاسن کی نمائش کرنا۔	﴿2﴾ زیورات کی نمائش کرنا اور جھنکار۔
﴿3﴾ کپڑوں کی نمائش کرنا۔	﴿4﴾ چال میں ناز و انداز اختیار کرنا۔
﴿5﴾ خوشبو کا استعمال جو غیروں کو اپنی طرف متوجہ کرے۔	

{چونکہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے احکام صادر ہوئے ہیں اس لئے فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوئے ہیں}

تینوں آیات میں بظاہر خطاب "اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن" سے ہے لیکن ان آیات کی مخاطب قیامت تک آنے والی تمام مسلمان خواتین ہیں تاکہ وہ اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کی تقلید کریں۔

مفہوم

- فحاشی اور بے حیائی کی مرتکب عورت کے لئے عذاب کی وعید ہے۔
- نامحرم سے بات کرتے وقت لجاجت سے بات کرنے سے منع فرمایا تاکہ اگر وہ نامحرم بدنیت ہو تو کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائے۔
- بلا ضرورت گھر سے باہر نکلنا منع ہے۔
- زمانہ جاہلیت کی طرح پوری سج دھج کے ساتھ اپنی زینت و زیبائش کی نمائش کے لئے گھر سے باہر نکلنے (جیسا کہ آج بھی بازاروں اور مختلف مخلوط مجالس میں ہوتا

ہے) سے رک جانے کا حکم دیا گیا ہے۔

- عورتوں کا سج دھج کر بغیر ستر ڈھانپے باہر نکلنے کو جہالت قرار دیا گیا ہے (چاہے وہ آج کا ماڈرن معاشرہ ہی کیوں نہ ہو)۔
- نماز پابندی سے ادا کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔
- اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا گیا۔

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ○ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا ○

(آیت: 35، 36)

[مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں، فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں، راست گو مرد اور راست گو عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والی عورتیں، کثرت سے اللہ کو یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے اللہ کو یاد کرنے والی عورتیں، بے شک ان (سب) کے لئے اللہ نے بخشش اور اجر عظیم مہیا کر رکھا ہے۔ اور کسی مؤمن مرد اور کسی مؤمن عورت کو یہ لائق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول ﷺ (ان کے بارے میں) کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو (وہ اپنی رائے کو دخل دیں اور) اس معاملے میں ان کا

(اپنا) اختیار (باقی) رہے۔ اور جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی وہ واضح گمراہی میں پڑ گیا]۔

مفہوم

- قرآن مجید میں اللہ ربّ العزت نے مؤمنین (خواتین و مرد) کی آٹھ صفات بیان کی ہیں جن کے لئے آخرت میں اجر عظیم ہے۔
- مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے پر اجر عظیم عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔
- اللہ کے فیصلوں اور قائم کردہ حدود کے ہوتے ہوئے کسی مؤمن مرد اور مؤمن عورت کو اختیار نہیں کہ وہ ان معاملات (حدود) میں اپنی مرضی کرے۔
- شرم گاہ کی حفاظت کرنے والے مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو آٹھ صفات والے مؤمن مرد اور مومن عورت کے برابر ثواب کی بشارت دی گئی ہے۔
- اللہ اور اسکے رسول ﷺ کا فیصلہ آجانے کے بعد کسی کو اجازت نہیں کہ وہ اپنی رائے اور مرضی کو اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے فیصلے پر فوقیت دے۔
- اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی نافرمانی واضح گمراہی اور قابل گرفت ہے۔

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۭ (آیت: 53)

[اور جب تم ان (پیغمبر کی بیویوں) سے کوئی چیز مانگو تو (یہ اللہ کا حکم ہے کہ) تم ان سے پردے کے باہر سے مانگو۔ اس سے تمہارے اور ان کے دل صاف رہیں گے]۔

مفہوم

- خواتین سے بات کرتے وقت یا کوئی چیز مانگتے وقت پردے کے باہر سے بات کرنے یا کوئی چیز مانگنے کا حکم ہے۔

- پردے کے پیچھے سے بات کرنے سے ذہن میں فاسد خیالات پیدا نہیں ہوتے۔

يَآأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ أَدْنٰٓى أَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○

(آیت: 59)

[اے پیغمبر ﷺ! (یہ آپ ﷺ کے ربّ کا حکم ہے کہ) اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور ایمان والی عورتوں سے کہہ دیں کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔ اس سے وہ جلد پہچانی جائینگی (کہ مسلمان نیک عورتیں ہیں) اس لئے انہیں ستایا نہ جائے گا۔ بے شک اللہ تو ہے ہی بخشنے والا اور ہمیشہ رحم کرنے والا]

مفہوم

- مسلمان عورت کو اپنے اوپر چادر اوڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔
- چادر کے پلو کو چہرے پر لٹکانے کا حکم دیا تاکہ مسلم اور غیر مسلم کا فرق معلوم ہو سکے اور مسلمان عورتوں کو ستایا نہ جائے۔
- گناہوں کا بخشنا اور رحم فرمانا صرف اللہ رب العزت ہی کی صفت ہے۔
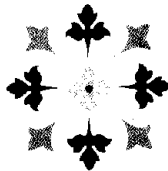
حدیث نبوی بھی وحی الٰہی ہے

❁ ارشاد باری تعالیٰ ہے!

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۚ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۗ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۙ (النجم:53/1-4)

[قسم ہے ستاروں کی جب وہ غروب ہوئے۔تمہارے رفیق (محمد ﷺ) نہ تو بھٹکے ہیں اور نہ ہی بہکے ہیں۔ اور نہ ہی وہ اپنی نفسانی خواہش سے بولتے ہیں۔ یہ تو ایک (اللہ رب العزت کی طرف سے) وحی (ہوتی) ہے جو (ان ﷺ پر) نازل کی جاتی ہے]۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۭ

(الاحزاب:33/36)

[اور (دیکھو) کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کے یہ لائق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول ﷺ (ان کے بارے میں) کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو (وہ اپنی رائے کو دخل دیں) اور اس معاملے میں ان کا (اپنا) اختیار (باقی) رہے۔ اور جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی تو وہ واضح گمراہی میں پڑ گیا]۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (النساء: 4/65)

[پس آپ ﷺ کے ربّ کی قسم، یہ (مسلمان اس وقت تک) مومن ہو ہی نہیں سکتے جب تک کہ اپنے (ہر) باہمی اختلافات میں آپ کو حاکم (اور منصف) نہ مان لیں اور (جب آپ جو (بھی) فیصلہ (ان کے بارے میں) کر دیں (تو پھر وہ) اس (فیصلے) کے خلاف اپنے دلوں میں ذرا بھی تنگی نہ پائیں اور (دل و جان سے اس کو تسلیم نہ کر لیں)]۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ (النساء: 80/4)

[(اے مومنو لو!) جس نے میرے نبی ﷺ (کے حکم) کی اطاعت کی (اور ان کی سنت کی پیروی کی) اس نے (درحقیقت) اللہ کی اطاعت کی]۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (آل عمران: 32،31/3)

[(اے نبی محترم ﷺ یہ آپ کے ربّ کا حکم ہے) آپ ﷺ ان (مسلمانوں) کو بتلا دیں کہ اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو (پھر) میری پیروی (اختیار) کرو۔ (اگر تم ایسا کرو گے تو پھر) اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا اور (پھر وہ) تمہارے گناہ (بھی) معاف کر دے گا اور یقیناً اللہ تو ہے ہی بخشنے والا (اور) ہمیشہ رحم کرنے والا۔ (لہٰذا اے نبی محترم ﷺ یہ اللہ کا حکم ہے) آپ انہیں (یہ بھی) بتا دیں کہ اللہ (کے احکام) کو مانو (اور اس پر عمل کرو) اور اللہ کے رسول ﷺ کی پیروی کرو۔ پس اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو (پھر جان لو کہ) اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا]۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ (النساء: 64/4)

[اور (اے نبی محترم ﷺ یہ آپ کے ربّ کا حکم ہے کہ آپ ان مسلمانوں کو بتا دیں کہ) ہم نے جتنے (بھی) رسول بھیجے ہیں صرف اس لئے بھیجے ہیں کہ اللہ کے حکم سے ان کی اطاعت و فرمانبرداری کی جائے]۔

مفہوم

- انبیاء علیہم السلام اپنی طرف سے کچھ بیان نہیں کرتے بلکہ جو کچھ بھی وہ کہتے ہیں وحی الٰہی ہوتی ہے۔
- اللہ کے نبی ﷺ جو کچھ بھی فرماتے ہیں وہ اللہ ہی کی طرف سے نازل کردہ حکم

ہوتا ہے۔

- کسی مؤمن مرد یا عورت کو یہ اختیار نہیں کہ جب اللہ کے رسول ﷺ کا فیصلہ (حدیث) آجائے تو وہ اس فیصلے کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی مرضی کریں۔
- جس کسی نے بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی (حکم کو نہ مانا) تو وہ گمراہ ہو گیا۔
- ایک مسلمان اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ کے نبی ﷺ جو کچھ بھی فرمادیں اسے من وعن قبول نہ کرلے۔
- اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس کسی نے میرے نبی ﷺ کے فیصلے (حدیث) کو مانا (ان کی سنت کی پیروی کی) اس نے دراصل میرے حکم کو مانا۔
- اللہ سے محبت رکھنے والے کے لئے لازم ہے کہ وہ اللہ کے نبی ﷺ سے محبت کرے (ان کی ہر سنت پر اور ہر فرمان پر عمل کرے)۔
- اگر ایک مسلمان دل وجان کے ساتھ سنت نبوی ﷺ پر عمل کرے گا تو اللہ اس سے محبت کرے گا اور وہ تمام گناہ معاف کردے گا۔
- گناہوں کو معاف کرنا صرف اللہ ہی کی صفت ہے۔
- اللہ ربّ العزت نے حکم ارشاد فرمایا کہ میرے احکام کی اطاعت کرو اور میرے رسول ﷺ کی سنت کی پیروی کرو۔
- اگر کوئی اللہ اور اس کے نبی ﷺ کے احکام کو ماننے سے انکار کرتا ہے تو پھر اللہ ایسے لوگوں (کافروں) سے محبت نہیں کرتا۔
- اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاء بھیجے صرف اس لئے کہ اللہ کے حکم سے ان کی پیروی (اتباع) کی جائے۔

لباس، ستر اور حجاب کے بارے میں فرمانِ نبوی ﷺ

اللہ کے نبی ﷺ نے امت مسلمہ کی رہنمائی کے لئے لباس، ستر اور حجاب کے بارے میں متعدد حکم ارشاد فرمائے۔

اجتماعی غسل خانے (حمامات)

❁ اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حمامات (اجتماعی اور عوامی غسل خانوں) میں جانے سے منع فرمایا۔ بعد میں مردوں کو اجازت دے دی کہ چادر باندھ کر جا سکتے ہیں (خواتین کو پھر بھی اجازت نہیں ہے)۔

(ابو داؤد: 4009 ترمذی: 2802 ابن ماجہ: 3749)

❁ اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آگاہ رہو! بیشک میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے:

"جو کوئی عورت اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور کپڑے اتارتی ہے وہ اپنے اور اللہ کے مابین جو (عزت وکرامت کا) پردہ ہے اس کو پھاڑ دیتی ہے"۔

(ابو داؤد: 4010 ترمذی: 2803 ابن ماجہ: 3750)

مفھوم

- عورتوں کا اجتماعی غسل خانوں میں جانا منع ہے۔
- مرد اجتماعی غسل خانوں میں جا کر ستر ڈھانپ کر غسل کر سکتے ہیں۔
- عورت کا اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور کپڑے اتارنا منع ہے۔
- ناواقف عورتوں کے سامنے بھی کپڑے بدلنے کی ممانعت ہے۔
- کھلی جگہ میں بے لباس ہو کر غسل کرنا حرام ہے۔ واجب ہے کہ کپڑا باندھ کر

نہائے۔ حتیٰ کہ میت کو عریاں کرنا بھی جائز نہیں۔

- داعی حضرات پر واجب ہے کہ جب لوگوں میں اور معاشرے میں کوئی خلاف شرع بات دیکھیں تو اس پر لوگوں کو متنبہ کریں۔
- اللہ عزوجل کے اسمائے حسنیٰ وصفات علیا میں سے ایک "سِتّیر" بھی ہے (س کی زیر اور ت کی شد کے ساتھ)۔ یعنی ”بندوں کے عیوب کی بہت زیادہ پردہ پوشی کرنیوالا“۔

مرد یا عورت دونوں کا عریاں (ننگا) ہونا

❁ سیّدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ عزوجل انتہائی حیاٗ اور پردہ پوش ہے، حیاٗ اور پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے، لہٰذا تم میں سے جب کوئی غسل کرے تو پردہ کر لے"۔ (ابو داؤد: 4012 النسائی: 406، 407)

❁ رسول اللہ ﷺ نے برہنہ ہونے سے منع فرمایا۔ (مسلم: 773[341] ابو داؤد: 4016)

❁ سیّدنا معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اپنے ستر (شرمگاہ) کی حفاظت کرو، صرف بیوی یا لونڈی کے سامنے (کھولنے کی) اجازت ہے۔ جہاں تک ہو سکے کوئی کسی کا ستر نہ دیکھے۔ اکیلا شخص بھی اپنا ستر ڈھانپ کر رکھے کیونکہ لوگوں کی نسبت اللہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے حیاٗ کی جائے"۔ (ابو داؤد: 4017 ترمذی: 2769، 2794 ابن ماجہ: 1920 علقه البخاری قبل حدیث: 278)

❁ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا:

"اپنی ران ہرگز ننگی نہ کرو اور نہ ہی کسی زندہ یا مردہ کی ران دیکھو"۔

(ابو داؤد: 4015 بیھقی: 228/2)

❁ سیّدنا جرہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کیا تجھے معلوم نہیں کہ ران قابل ستر ہوتی ہے؟"

(ابو داؤد: 4014 ترمذی: 2796، 2797 علقه البخاری قبل حدیث: 371)

سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا:

" کوئی مرد کسی مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ ہی کوئی عورت کسی عورت کے ستر کو دیکھے۔ اور نہ ہی کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں لیٹے اور نہ ہی کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں لیٹے"۔ (مسلم: 768[338] ابو داؤد: 4018)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"خبردار! کبھی ننگے نہ رہو تمہارے ساتھ کچھ ہستیاں (کراماً کاتبین) ایسی ہیں جو تم سے کبھی جدا نہیں ہوتیں ماسوائے رفع حاجت اور اپنی بیوی کے ساتھ مباشرت کے وقت۔ لہٰذا ان سے شرم کرو اور ان کا احترام ملحوظ رکھو"۔ (ترمذی: 2800)

مفھوم

- اللہ ربّ العزت بہت باحیا اور پردہ پوش ہے اور حیا اور پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے۔
- غسل بھی کھلی جگہ کے بجائے پردے کے پیچھے کرنا چاہیے۔
- بلا وجہ ننگا ہونے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ کراماً کاتبین (فرشتے) ہر وقت ساتھ ہوتے ہیں۔
- ستر صرف بیوی اور اپنی لونڈی کے سامنے ہی کھولا جاسکتا ہے۔
- اکیلے شخص کو بھی ستر ڈھانپ کر رکھنا چاہیے۔
- ران بھی ستر کا حصہ ہے لہٰذا اسے ڈھانپ کر رکھنا چاہیے۔
- عورت کسی عورت کے ساتھ ایک ہی بستر پر ایک ہی چادر کے اندر مت لیٹے۔
- مرد کسی مرد کے ساتھ ایک ہی بستر پر ایک ہی چادر کے اندر مت لیٹے۔

غیر قوم کی مشابہت اختیار کرنا

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (ابو داؤد: 4031 احمد: 2/92، 50)

[جو کوئی کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے تو وہ انہیں میں سے (شمار) ہوا]۔

مفہوم

- مشابہت کسی قوم کے قومی لباس، ظاہری شکل و شباہت اور رسم و رواج میں بھی ہو سکتی ہے۔
- اگر کوئی مسلمان کسی کافر قوم کی تقلید کرتا ہے تو وہ اسی قوم میں سے اور انہیں کے مذہب سے اٹھایا جائے گا۔

خواتین کا غیر محرم کو دیکھنا منع ہے

ام المؤمنین سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ اور اُم المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف فرما تھیں کہ اتنے میں سیّدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آ گئے۔ آپ ﷺ نے اپنی دونوں ازواج مطہرات سے فرمایا کہ ان سے پردہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ تو اندھے ہیں نہ ہمیں دیکھیں گے اور نہ ہی پہچانیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کیا تم بھی اندھی ہو؟ کیا تم اسے نہیں دیکھتی ہو؟!۔

(ابو داؤد: 4112 ترمذی: 2778)

مفہوم

- مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو بلا مقصد و ضرورت دیکھنا منع ہے۔
- عورتوں کو اندھے لوگوں کی طرف دیکھنے سے منع فرمایا۔ ہوسکتا ہے اس اندھے کے نقوش، چہرے کی رنگت اور اعضاء میں ایسی دلکشی موجود ہو جو اپنی طرف مائل کر لے۔

{ستر ڈھانپے کا حکم مرد اور عورت دونوں کو ہے، کوئی موجود ہو یا نہ ہو ستر کا ڈھانپنا ضروری ہے، لیکن حجاب (پردہ) عورت کیلئے ستر کے علاوہ اضافی چیز ہے۔ اس کا تعلق غیر محرم مردوں (جن سے نکاح جائز ہو) سے ہوتا ہے اس لئے عورت کیلئے حجاب اس وقت بھی ضروری ہے جب کوئی غیر محرم موجود ہو تا کہ وہ اس غیر محرم مرد کو نہ دیکھ سکے}۔

مردوں کا خواتین سے ہاتھ ملانا

سیّدہ امیمہ بنت رقیہ رضی اللہ عنہا اپنی بیعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ میں نے کہا

یارسول اللہ ﷺ اپنا ہاتھ بڑھایئے کہ میں آپ ﷺ سے بیعت کروں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا"۔ (ابن ماجہ:2874 نسائی:4186 الموطا:1785 ترمذی:1545)

❁ اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں لگا آپ صرف زبانی طور پر بیعت لیتے تھے"۔ (بخاری: 5288 مسلم: 4834[1866] ابن ماجہ: 2875)

مفہوم

- نامحرم عورتوں سے مصافحہ کرنا جائز نہیں ہے۔
- نامحرم عورتوں کو ہاتھ لگانے یا چھونے سے منع فرمایا ہے۔

عبادات اور لباس

❁ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں کرتا"۔

(ابو داؤد: 641 ابن ماجہ: 655 ترمذی: 377)

❁ اُم المؤمنین سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ عورت تہبند کو کتنا لمبا کرے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"ایک بالشت لٹکا لے" سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ اس طرح تو پاؤں نظر آئیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"تو ایک ہاتھ کے برابر لٹکا لے اور اس سے زیادہ نہ کرے"۔

(ابو داؤد: 4117 نسائی: 5340 ابن ماجہ: 3580 ترمذی: 1731 الموطا: 1639 احمد: 295/6)

مفہوم

- بالغ عورت کو نماز کی ادائیگی کے وقت اپنے اوپر اوڑھنی لینا لازم ہے۔

- عورت کو ٹخنے تو لازماً ڈھانپنے ہیں لیکن اگر پاؤں بھی اوپر سے ڈھانپ لئے جائیں تو بہتر ہے۔
- چادر یا شلوار کو اتنا نیچا ہونا چاہیے کہ پاؤں اوپر سے ڈھکے ہوئے ہوں۔

پانچ فطری امور

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"پانچ چیزیں فطرت سے ہیں
1. ختنہ کرنا۔ 2. زیر ناف بال اتارنا۔ 3. موچھیں کاٹنا۔
4. بغلوں کے بال اتارنا۔ 5. ناخن تراشنا۔"

(بخاری: 5891 مسلم: 598[257] ابو داؤد: 4198 نسائی: 11 ابن ماجہ: 292)

مفہوم

- مَردوں پر ختنہ کرانا واجب ہے۔ (سنت ابراہیمی ہے)
- زیر ناف بال اتارنا عورت اور مرد دونوں کے لئے واجب ہے۔
- مَردوں کو موچھیں کاٹنا (ترشوانا) واجب ہے۔
- بغلوں کے بال اتارنا مرد اور عورت دونوں پر واجب ہیں۔
- ناخن تراشنا مرد اور عورت دونوں پر واجب ہے۔

وضو اور خشک ایڑھیاں

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اچھی طرح وضو کرو، خشک ایڑھیوں کے لئے آگ ہے"۔

(بخاری: 165 مسلم: 574[242] نسائی: 110 ترمذی: 41)

ایک شخص نے وضو کیا اور ناخن برابر جگہ خشک چھوڑ دی، رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا:

"جا اور اچھی طرح وضو کر"۔ (مسلم: 576[243] ابن ماجہ: 665 احمد: 424/3)

مفھوم

{مسلمان خواتین بھی غیر مسلموں کی اندھی تقلید میں ہر وہ کام کرنے میں پیش پیش ہیں جنہیں اللہ ربّ العزت نے کرنے سے منع فرمایا ہے}۔

- درندوں اور دیگر پنجوں کو استعمال کرنے والے جانوروں کی طرح ناخن بڑھانا ایک مسلمان خاتون کو زیب نہیں دیتا۔
- ناخنوں میں گندگی پھنس جاتی ہے اور طہارت نہیں رہ سکتی۔
- ناخن پر نیل پالش لگانا منع نہیں لیکن نیل پالش کی وجہ سے وضو نہیں ہو سکتا اور وضو کے بغیر نماز نہیں اور نماز کے بغیر جنت کا حصول نہیں۔
- ناخن بڑھانا اللہ کی حکم عدولی اور گناہ ہے۔

عورتوں کا مَردوں کی اور مَردوں کا عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ان عورتوں پر جو مَردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان مَردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں"۔

(بخاری: 5885 ابو داؤد: 4097 ترمذی: 2784 ابن ماجہ: 1904)

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی اس مرد پر جو عورتوں کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر جو مَردوں کا لباس پہنتی ہے"۔ (ابو داؤد: 4098 نسائی فی الکبریٰ: 9253 احمد: 325/2)

مفھوم

- لعنت کا معنیٰ دھتکارا ہوا، رسوا اور رحمت سے دور ہوتا ہے۔
- اللہ کے نبی ﷺ نے ان مسلمان مَردوں پر لعنت کی ہے جو بطور فیشن عورتوں جیسا لباس پہنتے ہیں اور عورتوں جیسی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔
- عورتوں پر بھی لعنت کی گئی جو مَردوں کی نقالی کرتی ہیں اور مَردوں جیسا لباس پہنتی

اور ان کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

عورت کا غیر محرم مرد کے ساتھ علیحدگی اختیار کرنا

❁ سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "(غیر محرم) عورتوں کے پاس اکیلے میں مت جائیں"۔ قبیلہ انصار کے ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! خاوند کا رشتہ دار اگر (اپنی بھابی کے پاس) جائے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"خاوند کا رشتہ دار ہی تو موت ہے"۔ (بخاری: 5232 مسلم: 5638[2172] ترمذی: 1171)

❁ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ اس کے محرم کی موجودگی کے بغیر تنہائی اختیار نہ کرے"۔
(بخاری: 5233 مسلم: 3272[1341])

❁ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ان عورتوں کے گھروں میں جن کے شوہر نہیں ہیں کوئی غیر محرم داخل نہ ہو، اس لئے کہ تمہارے ہر ایک کے بدن میں شیطان رواں دواں ہوتا ہے جس طرح کہ خون"۔
(ترمذی: 1172)

❁ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"کوئی شخص کسی غیر عورت کے ساتھ علیحدگی میں ملتا ہے، تو ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے"۔ (ترمذی: 1171)

مفہوم

- عربی میں خاوند کے تمام مرد رشتہ دار جن سے نکاح جائز ہے (جیٹھ، دیور، شوہر کے بھانجے اور بھتیجے، بہن کا شوہر اور کزن وغیرہ) اَلْحَمُوْ کہلاتے ہیں۔
- ان رشتہ داروں (اَلْحَمُوْ) کے گھر میں آتے جاتے رہنے کی وجہ سے معاشرتی برائیاں جنم لے سکتی ہیں۔

- محرم کے بغیر کسی غیر محرم کو اکیلے میں ملنے سے منع کیا گیا ہے۔
- شوہر کے بغیر اکیلی عورت جس گھر میں ہو وہاں نامحرم کو جانے سے منع کیا گیا ہے۔
- اکیلے میں ملنے سے شیطان ورغلاتا ہے۔
- جب مرد اور عورت اکیلے میں ملتے ہیں تو تیسرا شیطان وہاں موجود ہوتا ہے۔

زنا کیا ہے؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک اللہ کے پاس (انسان کی تقدیر میں) ہر آدمی کا زنا میں حصہ لکھا ہوا ہے۔ آنکھ کا زنا نظر بازی ہے اور زبان کا زنا فحش کلامی ہے اور آدمی کا نفس زنا کی خواہش کرتا ہے، پھر شرمگاہ یا تو اس کو سچا کر دیتی ہے یا جھٹلا دیتی ہے"۔

(بخاری: 6243 مسلم: 6753[2657] ابو داؤد: 2152)

مفہوم

- اللہ کے پاس ہر انسان کی تقدیر لکھی ہوئی ہے۔
- آنکھ کا زنا کسی غیر محرم کو بلا مقصد یا قصداً دیکھنا ہے۔
- زبان کا زنا فحش کلامی ہے۔
- انسان کا نفس زنا کی خواہش کرتا ہے۔
- شیطان کے بہکاوے میں آکر انسان یا تو زنا کر بیٹھتا ہے یا اللہ کی مدد سے وہ شیطان کے چنگل سے چھٹکارا پالیتا ہے۔

خواتین کا مختصر اور باریک لباس پہننا

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

"جہنم کے دو گروہ ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا، (یعنی بعد میں ہوں گے) ایک تو وہ جن کے پاس بیلوں کی دُموں کی طرح کے کوڑے ہیں اور لوگوں کو اس سے مارتے ہیں، دوسرے وہ

عورتیں جو (کپڑے تو) پہنتی ہیں لیکن ننگی ہیں (ستر کے اعضاء کھلے ہیں/ باریک لباس پہنتی ہیں کہ لباس پہننے کے باوجود جسم نظر آتا ہے)۔ (یہ عورتیں) سیدھی راہ سے (دوسروں کو) بہکانے والی (اور) خود بہکنے والی (ہوتی ہیں) ان کے سر بختی کوہان (مصنوعی جوڑے) کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے (ہوتے ہیں) یہ عورتیں ہرگز جنت میں نہیں جائیں گی بلکہ اس کی خوشبو تک نہ پائیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو دُور دُور تک آئے گی"۔
(مسلم: 5582[2128])

❁ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"وہ عورتیں جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوتی ہیں، مردوں کی طرف مائل ہو جانے والی اور ان کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں وہ نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے آتی ہے"۔
(الموطا: 1633 احمد: 355/2)

مفہوم

- مختصر اور باریک کپڑے پہننے والی عورتیں حقیقت میں ننگی ہوتی ہیں، دراصل وہ اپنے جسم کی نمائش کر رہی ہوتی ہیں۔
- ایسی عورتیں خود بھی مردوں کی طرف مائل ہونے (بہکنے) والی اور مردوں کو بھی اپنی طرف مائل کرنے (بہکانے) والی ہوتی ہیں۔
- اس قسم کی عورتیں جنت میں ہرگز ہرگز داخل نہیں ہوں گی۔
- ایسی عورتیں جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو دُور دُور (پانچ سو برس کی مسافت) سے آتی ہوگی۔

خواتین کا خوشبو لگانا

❁ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابوالقاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جو عورت مسجد میں خوشبو لگا کر آئے اس کی نماز قبول نہیں، حتیٰ کہ واپس جائے اور اس

اہتمام سے غسل کرے جیسے کہ وہ جنابت سے کرتی ہے" (ابو داؤد: 4174 ابن ماجه: 4002)

❁ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو عورت مسجد میں آنا چاہے تو وہ خوشبو کو ہاتھ نہ لگائے" (مسلم: 997[443])

❁ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس عورت نے خوشبو کی دھونی لی ہو، وہ مسجد میں ہمارے ساتھ نماز عشاء میں شریک نہ ہو" (مسلم: 998[444] ابو داؤد: 4175)

❁ سیّدنا ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"جب کوئی عورت خوشبو لگا کر کسی قوم پر سے گزرتی ہے تا کہ وہ اس کی خوشبو پالیں تو وہ ایسی اور ایسی ہے" آپ ﷺ نے بڑی سخت بات بیان فرمائی۔ (ابو داؤد: 4173)

وضاحت: عورت کا خوشبو لگا کر (گھر سے) باہر نکلنا حرام ہے۔ سنن نسائی اور جامع ترمذی کی روایات میں ایسی عورت کیلئے زانیہ اور بدکارہ ہونے کا ذکر ہے۔ (نسائی: 5129 ترمذی: 2786)

مفهوم

- خوشبو لگا کر اپنے گھر سے باہر جا کر (مسجد میں) نماز پڑھنے والی عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی۔
- ایسی عورت کو غسل جنابت کی طرح غسل کر کے نماز ادا کرنی ہوگی۔
- عورت کا مسجد میں خوشبو لگا کر جانا حرام ہے۔
- عورت کو ہلکی خوشبو لگا کر (خوشبو کی دھونی لیکر) بھی مسجد میں نماز ادا کرنا منع ہے۔

{عرب میں عود اور لوبان کے دھویں سے دھونی لی جاتی ہے اور سوندھی سوندھی خوشبو کپڑوں اور جسم میں رچ بس جاتی ہے جو بہت ہلکی ہوتی ہے}۔

- غیر محرم مرد نگاہِ بد سے عورت کو دیکھتا ہے۔
- اللہ کے نبی ﷺ نے خواتین کو خوشبو لگانے سے منع فرمایا ہے۔ (صرف شوہر کیلئے لگائی جاسکتی ہے)

خوشبو لگا کر مردوں کے درمیان (مخلوط مجالس میں) جانے والی عورتوں کو زانیہ (Prositute) کہا ہے۔

جُوڑا بنانا، وِگ لگانا، دانتوں کو کشادہ کرانا اور چہرے کے بال نوچنا

اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی (مصنوعی بال لگا کر لمبے کرنے والی) اور بال جڑوانے والی اور گودنے والی (Tattooing) اور گودوانے والی دونوں پر لعنت فرمائی"۔

(بخاری: 5937 مسلم: 5571[2124] ابوداؤد: 4168 ترمذی: 2783 نسائی: 5111 ابن ماجہ: 1988)

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے گودنے والیوں، گودوانے والیوں اور چہرے (ابرو وغیرہ) سے بال نکالنے والیوں اور حُسن کے لئے دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر لعنت کی جو اللہ کی خلقت کو تبدیل کرتی ہیں۔ سیّدہ اُم یعقوب رضی اللہ عنہا نے پوچھا "یہ کیا ہے"۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا "میں کیوں نہ لعنت کروں جب اللہ کے نبی ﷺ نے لعنت کی اور قرآن میں بھی لعنت موجود ہے"۔ سیّدہ اُم یعقوب رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے تو قرآن کی دونوں جلدیں پڑھی ہیں اس میں تو ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی"۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا "اگر تم غور سے پڑھتیں تو اسے پالیتیں۔

اللہ ربّ العزت نے فرمایا:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (الحشر: 7/59)

[اور (میرے پیارے) رسول ﷺ جو کچھ تمہیں دیں اسے لے لو اور جس (کام اور چیز) سے منع کریں اس سے رُک جاؤ]۔

(بخاری: 5939 مسلم: 5573[2125] ابو داؤد: 4169 ترمذی: 2782 نسائی: 5112 ابن ماجہ: 1989)

"رسول اللہ ﷺ نے جسم گودنے والی، گودوانے والی اور بال اکھیڑنے والی عورتوں پر جو افزائش حسن کے لئے یہ کام کرتی ہیں ان سب پر لعنت فرمائی ہے کیونکہ ایسی عورتیں اللہ

تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی کرنے والی ہیں"۔

(بخاری: 5931 مسلم: 5573[2153] ترمذی: 2782 نسائی: 5110)

❁ رسول اللہ ﷺ نے بال جوڑنے والی (مصنوعی بال لگا کر لمبے کرنے والی) اور بال جڑوانے والی دونوں پر لعنت فرمائی۔

(بخاری: 4886، 5932 تا 5938، 5940، 5941، 5942، 5943، 5947 مسلم: 5565، 5576[2122-2125]
ابو داؤد: 4167 تا 4169 ترمذی: 2783، 2782 نسائی: 5227، 5111 ابن ماجہ: 1989)

❁ رسول اللہ ﷺ نے جسم گودنے والی اور گودوانے والی دونوں پر لعنت فرمائی۔ (چہرے یا جسم پر تل یا کوئی اور نشان (Tattooing) سرمے یا سیاہی سے تل یا ٹیکہ وغیرہ بنانا)

(بخاری: 4886، 5933، 5937، 5939، 5940، 5942-5948 مسلم: 5571-5576[2125-2127]
ابو داؤد: 4168، 4169، 4170 ترمذی: 1759، 2782، 2783 نسائی: 5227 ابن ماجہ: 1988)

❁ اللہ کے نبی ﷺ نے خوبصورتی کے لئے دانت کشادہ کرنے والیوں اور کشادہ کرانے والیوں پر لعنت فرمائی۔

(بخاری: 5943 مسلم: 5573[2125] ابو داؤد: 4169 ترمذی: 2782 نسائی: 5227 ابن ماجہ: 1989)

❁ اللہ کے نبی ﷺ نے خوبصورتی کے لئے چہرے پر سے روئیں اور بال نوچنے والیوں اور نوچوانے والیوں پر لعنت فرمائی۔

(بخاری: 5948 مسلم: 5573 [2125] ابوداؤد: 4169، 4170 ترمذی: 2782 نسائی: 5227 ابن ماجہ: 1989)

مفھوم

- اللہ اور اللہ کے نبی ﷺ نے سر پر مصنوعی طور پر بال (Wig) لگا کر لمبے کرنے والیوں پر اور کروانے والیوں پر لعنت فرمائی۔
- اللہ اور اللہ کے نبی ﷺ نے جسم پر گودوانے والی (Tatooing) اور گودنے والیوں دونوں پر لعنت فرمائی۔ (چہرے پر ٹیکہ اور تل وغیرہ بنانا)
- چہرے پر سے (روئیں) بال، بھنوں (Eye Brows) کے بال اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی دونوں پر اللہ اور اللہ کے نبی ﷺ نے لعنت فرمائی۔
- اللہ اور اللہ کے نبی ﷺ نے دانتوں میں خوبصورتی کے لئے فاصلہ دینے والی اور

دلوانے والی پر لعنت فرمائی۔

وضاحت: آنکھوں کا رنگ بدلنے کے لئے رنگین کونٹیکٹ لینز لگانا بھی اسی زمرے میں آتا ہے۔ کیونکہ یہ تمام کام اللہ کی بنائی ہوئی شکل میں تبدیلی لانے کا سبب بنتے ہیں اور دوسروں کو غلط تاثر ملتا ہے۔ جو اللہ کی تخلیق میں تبدیلی پیدا کرتی ہیں ان پر لعنت فرمائی۔

عورت کا فتنہ

❁ سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میرے بعد تمام فتنوں سے زیادہ نقصان دہ فتنہ جو لوگوں پر آئے گا وہ عورتوں کی طرف سے مردوں پر ہوگا"۔ (بخاری: 5096 مسلم: 47-6945[2740] ابن ماجہ: 3998 ترمذی: 2780)

❁ سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اے علی رضی اللہ عنہ! پہلی نگاہ پر دوسری نگاہ مت ڈال۔ اس لئے کہ پہلی نگاہ تیرے لئے ہے جو اچانک پڑ گئی اور معاف ہے۔ اور تیرے لئے یہ جائز نہیں کہ دوبارہ نگاہ ڈالے"۔

(ترمذی: 2777)

❁ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"عورت پوری کی پوری ستر ہے۔ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے (اپنا آلہ کار بنانے کے لئے) تاکتا ہے"۔ (ترمذی: 1173)

❁ سیّدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"شوہر کے علاوہ غیر کے لئے سنگھار کر کے اترانے والی عورت کی مثال لوگوں کے لئے ایسے ہی ہے جیسے قیامت کے دن گھپ اندھیرا، کہ کوئی روشنی کا امکان نہیں"۔

(ترمذی: 1167)

مفہوم

فتنے تو اور بھی بہت سے ہوں گے لیکن عورت کی آزادی اور مردوں میں گھل مل جانا، سب سے بڑا فتنہ ہے۔

- عورت پر اچانک نظر پڑ جائے تو وہ معاف ہے۔
- عورت کو دوبارہ قصداً دیکھنا جائز نہیں ہے۔
- قیامت تک آنے والے فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ اور خرابی عورت کی وجہ سے پیدا ہوگی۔
- عورت پوری کی پوری ستر ہے۔ اسے اپنے آپ کو پوری طرح پردہ میں چھپا کر باہر نکلنا چاہیے۔
- عورت جب بلا مقصد گھر سے صرف اپنی نمائش کی خاطر نکلتی ہے تو شیطان اس کو ورغلاتا ہے اور اپنا آلہ کار بنانے کی کوشش کرتا ہے۔
- شوہر کے علاوہ نامحرموں کے لئے زینت اور زیبائش کرنے والی عورت کی مثال یوں بیان فرمائی کہ جیسے تاریکی، اُمید (معافی) کی کوئی کرن نہیں۔
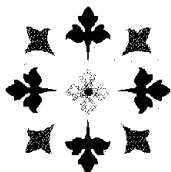
خواتین کا لباس

❁ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کی اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ میں سونا اور بائیں ہاتھ میں ریشم لیا اور دونوں ہاتھ بلند کر کے ارشاد فرمایا:

"یہ دونوں چیزیں میری اُمت کے مَردوں پر حرام اور ان کی عورتوں پر حلال ہیں"۔

(ابو داؤد: 4057 ابن ماجہ: 3595 ترمذی: 1720)

❁ ریشمی کپڑوں کا استعمال عورتوں کے لئے حلال ہے"۔

(بخاری: 5840 تا 5842 ابو داؤد: 4057 ابن ماجہ: 3595 ترمذی: 1720 نسائی: 5147)

مسنون لباس

❁ ایک مسلمان عورت کا لباس زیادہ ساتر (ستر چھپانے والا)، باحیا اور باوقار ہونا چاہیے۔

❁ عورت زینت وزیبائش شوہر اور رشتہ دار عورتوں کے سامنے کر سکتی ہے۔

❁ ریشم (حریر) اور دیباج (باریک ریشم) اور ہر قسم کا کپڑا عورت پہن سکتی ہے۔ بشرطیکہ جسم کا کوئی قابل ستر حصہ نظر نہ آئے۔

❁ شوہر اور دیگر محرم افراد کے سامنے حجاب کے بغیر آ سکتی ہے۔

❁ غیر محرم کے سامنے پردہ/ حجاب لازمی ہے۔

❁ نیل پالش لگا سکتی ہے لیکن وضو کے وقت اتارنا ہوگی۔

❁ عورت خوشبو کا استعمال صرف شوہر کے لئے کر سکتی ہے۔

ممنوعات

❁ غیر مسلم کی تقلید میں تنگ، چست، باریک اور شفاف لباس پہننا جائز نہیں۔

❁ عورتوں کو مردوں جیسا لباس پہننے اور مردوں سے مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا ہے۔
❁ خوشبو کا استعمال شوہر کے علاوہ دوسروں کے سامنے جائز نہیں۔
❁ زینت وزیبائش کی نمائش شوہر اور گھر کی خواتین کے علاوہ کسی اور کے سامنے کرنے سے روکا گیا ہے۔
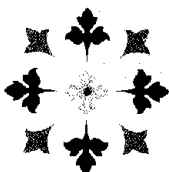
مردوں کا لباس

تکبر اور بڑائی (حدیث قدسی)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ عزوجل فرماتا ہے، بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا پہناوا ہے، چنانچہ جو کوئی بھی ان میں سے کسی ایک کو بھی کھینچنے کی کوشش کرے گا (میرا شریک ہونے کی کوشش کرے گا) میں اسے جہنم میں جھونک دوں گا"۔ (مسلم: 6680[2620] ابو داؤد: 4090 ابن ماجہ: 4174)

مردوں کیلئے ریشم کا استعمال

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں سونا اور بائیں ہاتھ میں ریشم لیا اور دونوں ہاتھ بلند کر کے فرمایا:

"یہ دونوں چیزیں میری اُمت کے مَردوں پر حرام اور ان کی عورتوں پر حلال ہیں"۔

(ابو داؤد: 4057 ابن ماجہ: 3595 ترمذی: 1720)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ قسی (مصری ریشم) پہنا جائے یا زعفرانی زرد رنگ کے کپڑے پہنے جائیں یا سونے کی انگوٹھی پہنی جائے یا رکوع کی حالت میں قرآن کی قرآت کی جائے۔

(مسلم: 5439[2078] ابو داؤد: 4044 الموطا: 80/1)

لباس کا رنگ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سفید کپڑا پہنا کرو، بلا شبہ یہ تمہارے کپڑوں میں سب سے بہتر ہے۔ اور سفید کپڑوں میں اپنی میتوں کو کفن دیا کرو"۔ (بخاری: 5826 ابو داؤد: 4061 ابن ماجہ: 1472 ترمذی: 2810)

شہرت والا لباس

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص دنیا میں شہرت والا لباس پہنے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ذِلّت کا لباس پہنائے گا"

سیّدنا ابو عوانہ رضی اللہ عنہ سے مزید روایت ہے:

"پھر اس کے لئے اس میں آگ بھڑ کے گی"۔ (ابو داؤد: 4029 ابن ماجہ: 3607)

ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس نے تکبّر سے اپنا کپڑا لٹکایا، اللہ قیامت کے روز اسکی طرف نہیں دیکھے گا"۔

(بخاری: 5784 ابو داؤد: 4085)

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو اپنا کپڑا تکبّر اور غرور کے سبب زمین پر گھسیٹ کر چلے گا قیامت کے روز اللہ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کریگا"۔ (بخاری: 5783 مسلم: 5453[2085] ترمذی: 1731 نسائی: 3229)

سیّدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تین قسم کے افراد سے اللہ قیامت کے روز کلام نہیں فرمائے گا، نہ ان کی طرف دیکھے گا، نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے"

آپ ﷺ نے یہ بات تین بار دہرائی، پھر ارشاد فرمایا:

" (I) کپڑا لٹکانے والا (مرد جو ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکائے)، (II) احسان کر کے جتانے والا اور (III) جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال فروخت کرنے والا"۔ (مسلم: 293[106] ابو داؤد: 4087)

سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

"مؤمن کا تہبند (شلوار، پتلون، اور پاجامہ وغیرہ) اس کی پنڈلیوں کے نصف تک بلند ہوتا ہے۔ اس جگہ اور ٹخنوں کے درمیان رکھنے میں کوئی گناہ نہیں۔ اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ (حصہ) آگ میں ہے۔"

یہ بات آپ ﷺ نے تین بار دہرائی، پھر ارشاد فرمایا:

"جو تکبّر سے اپنا تہبند (زمین پر) گھسیٹے گا اللہ اس کی طرف (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا۔ (ابو داؤد: 4093 ابن ماجہ: 3573)

کنگھا کرنا اور مانگ نکالنا

❁ اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے تمام کاموں میں جہاں تک ہوسکتا دائیں جانب کو پسند فرماتے، وضو کرنے، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں۔
(بخاری: 168، 5854 مسلم: 616، 617[268] ابو داؤد: 4140)

❁ کنگھی کرتے وقت دائیں جانب سے شروع کرنا چاہیے۔
(بخاری: 5854، 168 مسلم: 616[268] ابو داؤد: 4140)

❁ رسول اللہ ﷺ کو جن امور میں (اللہ ربّ العزت کی طرف سے) حکم نہ دیا گیا ہوتا آپ ﷺ اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے۔ آپ ﷺ نے بال سیدھے رکھنے شروع کیے مگر پھر (حکم آنے کے بعد) مانگ نکالنے لگے۔
(بخاری: 5917 مسلم: 6062[2336] ابو داؤد: 4188)

بالوں میں خضاب لگانا

❁ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہودی اور عیسائی اپنے بالوں کو نہیں رنگتے پس تم ان کی مخالفت کیا کرو (رنگا کرو)"۔
(بخاری: 5899 مسلم: 5510[2103] ابو داؤد: 4203 النسائی: 5087 ابن ماجہ: 3621)

❁ سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے روز نبی ﷺ نے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ کے سفید بالوں کو دیکھ کر ارشاد فرمایا:

"انہیں کسی رنگ سے بدل دو، انہیں سیاہ (رنگ) سے بچانا۔
(بخاری: 5899 مسلم: 5508،5509[2102] ابو داؤد: 4204 احمد: 316/3 ابن ماجه: 3624)

داڑھی اور مونچھیں

❁ سیّدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلا شبہ رسول اللہ ﷺ نے مونچھیں مونڈوانے اور داڑھیاں بڑھانے کا حکم ارشاد فرمایا۔
(بخاری: 5893،5892 مسلم: 600[259] ابو داؤد: 4199 المؤطا: 947/2)

جوتے پہننا

❁ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں (طرف) سے ابتدا کرے اور جب اتارے تو بائیں سے شروع کرے (دایاں پاؤں پہننے میں پہلے اور اتارنے میں آخری ہونا چاہیے)"۔
(بخاری: 5855 مسلم: 5495،5496[2097] ابو داؤد: 4139 ابن ماجه: 3616 المؤطا: 916/2)

خوشبو کا استعمال

❁ اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کو سب سے عمدہ خوشبو لگایا کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ خوشبو کی چمک آپ ﷺ کے سر اور داڑھی میں دیکھی جا سکتی تھی۔ (بخاری: 5923 مسلم: 2838[1190] نسائی: 2699)

مسنون لباس

❁ قمیص پہننا سنت انبیاء علیہم السلام ہے۔
(سورۃ یوسف بخاری: 5795 مسلم: 2792[1177] ابو داؤد: 4025،4026 نسائی: 2666،2676)

❁ پاجامہ پہننا سنت رسول ﷺ ہے۔
(بخاری: 5794،5795 مسلم: 2792[1177] ابو داؤد: 1833 نسائی: 2666،2676)

❁ برنس (ٹوپی یا سر پر پہننے کی کوئی چیز) پہننا سنت رسول ﷺ ہے۔
(بخاری: 5794،5795 مسلم: 2792[1177] ابو داؤد: 1823 نسائی: 2666،2676)

❁ سیاہ رنگ کی پگڑی یا عمامہ پہننا سنت رسول ﷺ ہے۔
(مسلم: 3309، 3312[1358، 1359] ابوداؤد: 4076، 4077 ترمذی: 1735 ابن ماجہ: 3584، 3585، 3586)

❁ تکبّر کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا منع ہے۔
(بخاری: 5787، 5788 مسلم: 5463، 5464[2087] ابو داؤد: 1823 نسائی: 2666، 2676)

❁ موزے اور چپل / جوتا پہننا سنت رسول ﷺ ہے۔
(بخاری: 5794، 5795 مسلم: 2792[1177] ابو داؤد: 1823 نسائی: 2666، 2676)

❁ تنگ لباس جس سے ضرورت کے وقت ہاتھ باہر نہ نکل سکیں پہننا منع ہے۔
(بخاری: 5795)

❁ لباس یا جوتا پہنتے وقت پہلے دائیں طرف سے پہننا ہے اور اتارتے وقت بائیں جانب سے شروع کرنا ہے۔ (بخاری: 5795 ابو داؤد: 4139)

❁ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ کو نقش دار (دھاری دار) لباس سب سے زیادہ پسند تھا۔ (بخاری: 5812 مسلم: 5440[2079] ابو داؤد: 4060)

ممنوعات

❁ مردوں کو عورتوں جیسا لباس پہننا حرام ہے۔
(بخاری: 5885 ابو داؤد: 4097 ترمذی: 2785 ابن ماجہ: 1904)

❁ مردوں کیلئے ریشم (حریر) اور دیباج (باریک ریشم) پہننا اور اس پر بیٹھنا منع ہے۔
(بخاری: 5828 تا 5837 مسلم: 5409، 5417[2069] ابو داؤد: 4042 نسائی: 5327 ابن ماجہ: 3593)

❁ سونے کا استعمال (بطور انگوٹھی، زنجیر وغیرہ) مرد کے لئے حرام ہے۔ (بخاری: 5795)

لباس سے متعلق دُعائیں

نیا لباس پہنے والے کیلئے دُعا

جب صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نیا کپڑا پہنتے تو اللہ کے نبی ﷺ انہیں یوں دعا دیتے:

تُبْلِيْ وَ يُخْلِفُ اللّٰهُ تَعَالٰى (ابو داؤد: 4020 ترمذی: 1767)

[تم (اس لباس کو) بوسیدہ کرو اور اللہ تعالیٰ اس کے عوض اور دے]۔

نیا لباس پہننے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ (ابو داؤد: 4020 ترمذی: 1767)

[اے اللہ! تیرے ہی لئے ہر قسم کی تعریف ہے، تُو نے ہی مجھے یہ پہنایا، مَیں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کام کی بھلائی کا جس کے لئے اسے بنایا گیا ہے اور مَیں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے اور اس کام کے شر سے جس کے لئے اسے بنایا گیا ہے]۔

روزمرہ کا لباس پہننے کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ (ابو داؤد: 4023)

[تمام قسم کی تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور عطا کیا بغیر میری کسی طاقت وقوت کے]۔

لباس اتارتے وقت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ (صحیح الجامع الصغیر: 675/1، حدیث: 3610)

[اللہ (ہی) کے نام کے ساتھ]۔

آئینہ دیکھنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ (ابن السنی: 163)

[اے اللہ! آپ نے جس طرح میری اچھی صورت بنائی ہے اسی طرح میرا اخلاق بھی اچھا کر دے]۔
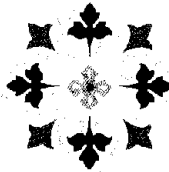
حرفِ آخر

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (الزمر 5 :3/39)

[(اے میرے پیارے نبی ﷺ، مَیں حکم دیتا ہوں آپ ﷺ میری طرف سے ان لوگوں کو میرا پیغام پہنچا دیں) ان پر واضح کردیں کہ، اے میرے بندو! جنہوں نے (گناہ کر کے) اپنے آپ پر ظلم وزیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے ہرگز مایوس نہ ہوں، بے شک اللہ ہی تمام گناہوں کو معاف کرتا ہے، کیونکہ وہ (اللہ) ہی (گناہوں کو) معاف کرنے والا اور (ان معافی مانگنے والوں پر) ہمیشہ رحم کرنے والا ہے]۔

ساتھ ہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی حکم عدولی کرنے والوں کیلئے یہ بھی ارشاد فرمایا:

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ (البروج: 12/85)

[(اے نبی محترم ﷺ) یقیناً یقیناً آپ کے ربّ کی پکڑ بھی بڑی سخت ہے]۔

آیئے اللہ تعالیٰ سے پچھلے گناہوں پر نادم ہوتے ہوئے معافی مانگیں اور آئندہ اس کے احکام اور اس کے رسول ﷺ کے فرامین پر عمل کرنے کا عہد کریں۔

مصادر وماخذ

لباس،ستر،حجاب اور زینت وزیبائش

کی تالیف وتخریج کیلئے مندرجہ ذیل کتب سے افادہ کیا گیا ہے۔

- قرآن کریم ——— تَنْزِيْلٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
- صحیح بخاری ——— ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- صحیح مسلم ——— مسلم بن حجاج قشیری نیساپوری رحمۃ اللہ علیہ
- سنن ابوداؤد ——— ابوداؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق ازدی سجستانی رحمۃ اللہ علیہ
- جامع ترمذی ——— ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ
- سنن نسائی ——— ابوعبدالرحمٰن احمد بن علی نسائی رحمۃ اللہ علیہ
- سنن ابن ماجہ ——— ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی رحمۃ اللہ علیہ
- المؤطا مالک ——— ابوعبداللہ مالک بن انس بن مالک اصبحی رحمۃ اللہ علیہ
- مسند احمد ——— ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی رحمۃ اللہ علیہ

نوٹ: حوالہ جات ② تا ⑦ "الکتب الستہ" (مجلد واحد) صحاح ستہ (ایک جلد میں) طبع شدہ دارالسلام لاہور سے لئے گئے ہیں۔

مَردوں کا مسنون لباس

- قمیص پہننا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔
- پاجامہ پہننا رسول ﷺ کی سنت ہے۔
- برنس (ٹوپی یا سر پر پہننے کی کوئی چیز) پہننا رسول ﷺ کی سنت ہے۔
- سیاہ رنگ کی پگڑی یا عمامہ پہننا رسول ﷺ کی سنت ہے۔
- موزے اور چپل / جوتا پہننا رسول ﷺ کی سنت ہے۔
- لباس یا جوتا پہنتے وقت پہلے دائیں طرف سے پہننا چاہیے اور اتارتے وقت بائیں جانب سے شروع کرنا چاہیے۔
- سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ کو نقش دار (دھاری دار) لباس سب سے زیادہ پسند تھا۔

ممنوعات

- مَردوں کو عورتوں جیسا لباس پہننا حرام ہے۔
- مَردوں کیلئے حریر (ریشم) اور دیباج (باریک ریشم) پہننا اور اس پر بیٹھنا منع ہے۔
- سونے کا استعمال (بطور انگوٹھی، زنجیر وغیرہ) مرد کے لئے حرام ہے۔
- تکبّر کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا منع ہے۔
- تنگ لباس جس سے ضرورت کے وقت ہاتھ باہر نہ نکل سکیں پہننا منع ہے۔

فہم قرآن کلاسز (بلا معاوضہ)

فہم قرآن انسٹیٹیوٹ (رجسٹرڈ) لاہور کے زیر اہتمام

فرقہ واریت سے بالاتر ہو کر کسی ترجمہ کی مدد کے بغیر براہ راست قرآنِ مجید سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے تین (3) ماہ پر مشتمل کورس کیجئے۔

ماہنامہ مجلہ فہم قرآن

الحمدللہ! **فہم قرآن انسٹیٹیوٹ** (رجسٹرڈ) کا ترجمان ماہنامہ **مجلہ فہم قرآن** ستمبر 1999ء سے نہایت خوش اسلوبی اور باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ جس میں پروفیسر عطاء الرحمٰن ثاقب شہیدؒ کی قرآنی / عربی گرامر **تَیْسِیْرُ الْقُرْآن** پر مبنی لیکچرز سے ماخوذ • **شَرحُ تَیْسِیْرُ الْقُرْآن** • قرآنِ مجید کی لغوی تشریح • تیسیر القرآن ڈکشنری • لغۃ القرآن • آئینہ حدیث • خواتین اور بچوں کیلئے تربیتی اور اصلاحی مضامین • قرآنِ مجید کا اردو اور انگلش ترجمہ اور • فرقہ واریت سے پاک خالص توحید و رسالت پر مبنی مضامین ہر ماہ تسلسل سے شائع ہو رہے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ گھر بیٹھے قرآنِ مجید کی زبان اور اس کے علوم سے آگاہی حاصل ہو اور ہر ماہ فہم قرآن سے متعلقہ مواد آپ تک پہنچتا رہے تو آج ہی **مجلہ فہم قرآن** کے ممبر بننے کے لئے **فہم قرآن انسٹیٹیوٹ** (رجسٹرڈ) معرفت **ولایت سنز** (پبلشرز) **محمدی ہاؤس**، 14-ایبٹ روڈ لاہور۔54000 یا فون: 37441199, 37443434, 36311513-4 پر رابطہ فرمائیں۔

خود بھی ممبر بنئے اور دوست احباب کو بھی ممبر بننے کی ترغیب دیجئے

پروفیسر عطاءُ الرحمٰن ثاقب شہیدؒ کی قرآنی / عربی گرامر پر مقبول عام کتاب

تَیْسِیْرُ الْقُرْآن

ڈاکٹر طارق ہمایوں شیخ کی پروفیسر عطاءُ الرحمٰن ثاقب شہیدؒ کی تیسیر القرآن پر مبنی لیکچرز سے ماخوذ

شَرحُ تَیْسِیْرُ الْقُرْآن

سے قرآن فہمی اور عربی زبان کی تدریس آسان ہو گئی ہے۔

تیسیر القرآن لیکچرز کی آڈیو سی ڈی اور آڈیو کیسٹس بھی دستیاب ہیں

ISBN 978-969-8738-08-2

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
ولایت سنز (پبلشرز)
محمدی ہاؤس، 14-ایبٹ روڈ
لاہور۔ 54000 پاکستان
فون: 36311514 ,36311513-042 فیکس: 36311512-042